۷۸۶

نمبر ۲۹

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ

کہیے سچی بات ہے تمہارے رب کی طرف سے پس جو کوئی چاہے مانے اور جو کوئی چاہے نہ مانے

علماء اسلام

اور

عنایت اللہ صاحب مشرقی گورنمنٹ پنشنر

بانی تحریک خاکساران

مرتبہ

احمد علی عفی عنہ

المشتہر شعبۃ التالیف والاشاعۃ لانجمن خدام الدین

دروازہ شیرانوالہ لاہور

رجب ۱۳۶۷ھ

کو اپریٹو کیپیٹل پریس لاہور میں باہتمام شیخ محمد [illegible] منیجر [illegible] چھپا

بار ہشتم — ایک ہزار

مقامی حضرات دفتر سے مفت اور بیرونی حضرات ایک ٹکٹ برائے محصول ڈاک و پیکنگ بھیجکر مفت منگا سکتے ہیں۔

خلاصۃ المشکوٰۃ

مرتبہ

احقر الانام احمد علی عفی عنہ

ہدیہ :- ۸ر



الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

اما بعد

برادرانِ اسلام۔ اِس رسالہ کی تصنیف کی ضرورت مندرجہ ذیل حالات کی بنا پر پیش آئی کہ ۵ اور ۶ ستمبر ۱۹۳۷ء کو پشاور میں جمیعتہ علماء صوبہ سرحد نے وزیرستان کانفرنس کا اجلاس تجویز کیا۔ تاکہ جو مظالم گورنمنٹ برطانیہ صوبہ سرحد میں باشندگان وزیرستان پر کر رہی ہے۔ اُسکے خلاف صدائے احتجاج بلند کی جائے۔ اور گورنمنٹ پر یہ امر واضح کر دیا جائے۔ کہ وزیرستان کے باشندوں پر بم گرائے جانا۔ اُنکی بیویوں کو بیوہ بنانا۔ اُن کے بچوں کو یتیم بنانا اُن کے ملک میں اُنکی اجازت اور مرضی کے بغیر سڑکیں بنانا اور اِس

مقصد کے حصول کے لئے آسمان سے بم باری کرنا اور زمین پر توپوں کے دہانے کھولکر اُنہیں بھون ڈالنا یہ سارے افعال انسانیت کیلئے باعث ننگ و عار ہیں۔ خصوصاً موجودہ عیسائی حکومت جو تہذیب کی علمبردار کہلاتی ہے اُس کے لئے اور زیادہ باعث صد شرم ہیں تمام مسلمانوں کے دل اُن سے مجروح ہو رہے ہیں۔ اِن افعال کو مسلمان سخت حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں۔ اگرچہ مسلمان اپنی کمزوری اور غلامی کی قید و بند میں جکڑے ہونے کے باعث کچھ نہیں کرسکتے۔ لیکن گورنمنٹ کو یاد رکھنا چاہیئے کہ رعایا کی دل آزاری کبھی حکومت کے لئے اچھے نتائج پیدا نہیں کیا کرتی۔ اور تاریخ شاہد ہے اس قسم کے مظالم کرنے والے زیادہ دیر تک دنیا میں من مانی کارروائیاں بھی نہیں کیا کرتے۔ بلکہ مالک الملک عزاسمہٗ کی جباری اور قہاری طاقتیں جلد تر مظلوموں کا انتقام لینے کے لئے حجابات کے پردے ہٹا کر بے نقاب ہوکر ظالموں کے سر پر آکڑکتی ہیں۔ پھر عذاب الٰہی اُن ظالموں کے ہوش ٹھکانے پر لے آیا کرتا ہے۔ قولہٗ تعالیٰ وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ؕ لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ

وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْئَلُوْنَ ۝ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝ فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ (سورۃ الانبیاء رکوع ۲)

ترجمہ:- اور ہم نے بہت سی بستیاں جن کے رہنے والے ظالم تھے۔ غارت کردیں اور اُن کے بعد دوسری قوم پیدا کردی سو جب اُن ظالموں نے ہمارا عذاب آتا دیکھا۔ تو اس بستی سے بھاگنا شروع کیا (کہا جائیگا) بھاگو مت اور اپنے سامان عیش کیطرف اور اپنے مکانوں کی طرف واپس چلو۔ تاکہ تم سوال کئے جاؤ (کہ اُن نعمتوں کے باوجود کیوں غافل رہے) وُہ لوگ کہنے لگے۔ ہائے ہماری کمبختی بیشک ہم لوگ ظالم تھے۔ ان کی چیخ پکار رہی حتیٰ کہ ہم نے اُن کو ایسا (نیست ونابود) کر دیا جسطرح کھیتی کٹ گئی ہو۔ اور آگ ٹھنڈی ہوگئی ہو +

لہذا

گورنمنٹ برطانیہ کو چاہئیے۔ کہ وزیرستان کی پالیسی کے متعلق اپنی اصلاح کرے۔

کانفرنس کے متعلق مسلمانوں کی دلچسپی

اِس کانفرنس کے متعلق مسلمانوں کی دلچسپی کا یہ حال تھا۔ کہ راقم الحروف نے اِس سے قبل پشاور میں مسلمانوں کے بڑے بڑے جلسوں میں بھی شرکت کی ہے۔ مثلاً

جمیعتہ علماء صوبہ پشاور کا سالانہ جلسہ۔شریعت کانفرنس کا اجلاس۔مگر اُن جلسوں سے کم از کم دو چند لوگ اِس جلسے میں شامل ہوئے تھے۔صوبہ سرحد کے علماء کرام بہت زیادہ تعداد میں اِس میں شامل ہوئے تھے۔اُن کے علاوہ ہندوستان کے بعض مقتدر عالم خاص طور پہ مدعو تھے۔ اور ناظم جمیعتہ علماء ہند مخدوم العلماء حضرت مولنا احمد سعید صاحب دامت برکاتہم کرسی صدارت کو رونق بخشنے والے تھے۔ایک تو معاملہ اہم اور ہمہ گیر اُس کے علاوہ راہنمایان مذہب کا یہ مقدس اجتماع یہ چیزیں مسلمانوں کو جوق در جوق کھینچ کر لانے والی تھیں۔

عنایت اللہ صاحب مشرقی کی تقریر

۴ ستمبر ۱۹۳۷ء کی شام کو یعنی انعقاد کانفرنس سے ایک رات پہلے عنایت اللہ صاحب مشرقی نے پشاور کے مسلمانوں کے سامنے ایک بڑے مجمع میں اظہار خیالات کیا اور حسب معمول علماء کرام کو بلا استثنا بہت ہی بُرا بھلا کہا۔ بلکہ ایسے ناشائستہ الفاظ استعمال کیئے۔کہ ہر وہ شخص جس کے دل میں حاملین مذہب کی ذرا سی عزت بھی موجود ہے۔ وُہ ان الفاظ کو برداشت نہیں کر سکتا۔اور یہ ظاہر ہے کہ اگر حاملین مذھب کی عزت نہ رہے۔ تو مذھب کی عزت کس طرح دلمیں رہ سکتی ہے۔اگر ایک شخص برطانیہ

کی حکومت کو عقیدۃً تسلیم کرلے۔ مگر علمبرداران حکومت مثلاً وائسرائے ہند۔ گورنر۔ ڈپٹی کمشنر کے جاری کردہ حکموں پر عمل نہ کرے تو وہ کبھی وفادار نہیں سمجھا جاتا بلکہ غدار تصور ہوگا۔

مشرقی صاحب کی پیدا کردہ غلط فہمی کا ازالہ

وزیرستان کانفرنس کی سبجکٹ کمیٹی نے اس امر کی ضرورت محسوس کی کہ مشرقی صاحب نے علماء کرام کے متعلق جو غلط فہمی عوام میں پھیلائی ہے۔ اس کے ازالہ کے لئے بھی کوئی ریزولیوشن پیش کیا جائے۔ چنانچہ "علماء اسلام مشرقی صاحب سے کیوں اختلاف رکھتے ہیں پیش کرنے کا فیصلہ ہوا" اور اس ریزولیوشن کو جلسہ میں پیش کرنے کا فرض راقم الحروف کے ذمہ ڈالا گیا میری تقریر ۶ ستمبر ۱۹۴۱ء کی شام کو آخری اجلاس میں ہوئی صدر کانفرنس اس وقت تشریف فرما تھے۔ میری تقریر کا لب و لہجہ نہایت نرم اور محبت آمیز تھا خدا تعالیٰ کے فضل سے میں ذمہ داری سے کہ سکتا ہوں۔ کہ میں نے کوئی سخت لفظ استعمال نہیں کیا۔ اور اس بیان کا ایک بین اور واضح ثبوت یہ بھی ہے۔ کہ صدر کانفرنس نے میری تقریر کے اختتام پر تعریف فرمائی۔ کہ مقرر نے نہایت ہی عاجزانہ اور مہذب الفاظ میں تقریر کی

ہے۔ جس سے کسی شخص کی دلِ آزاری نہیں ہوسکتی +

میری تقریر کا ماحصل

میری تقریر کا خلاصہ یہ تھا کہ مشرقی صاحب سے علماء کرام کے اختلاف کے اسباب کیا ہیں۔ میں نے مسلمانوں سے عرض کی۔ کہ یہ قاعدہ ہے کہ جس عدالت میں ملزم پر مقدمہ چلایا جاتا ہے۔ اُسی عدالت میں ملزم کو اپنی براءۃ کا موقع بھی دیا جاتا ہے۔ مشرقی صاحب چونکہ آپ مسلمانانِ پشاور کے سامنے جلسہ عام میں علماء کرام کے خلاف اظہار خیال فرما گئے ہیں۔ لہذا علماء کرام کو بھی اپنی براءۃ آپ ہی کے سامنے پیش کرنے کا قانونی حق حاصل ہے۔ اِس کے بعد آپ لوگ چونکہ خود اسلام کی تعلیم کو سمجھ سکتے ہیں۔ اِس لئے آپ ہی کو منصف قرار دیا جائیگا۔ کہ آپ خود فیصلہ صادر کریں۔ کہ آیا مشرقی صاحب حق بجانب ہیں۔ یا علماء کرام۔ میں نے مشرقی صاحب کے تذکرے سے عبارتیں پڑھیں اور علماء کرام کو جو بیسیوں کی تعداد میں وہاں موجود تھے۔ گواہ بنایا۔ کہ میں پہلے تذکرہ کی عبارت پڑھونگا۔ اُسکے بعد اُس کا ترجمہ کرونگا عبارت میں شک ہو تو اٹھکر ملاحظہ فرمالیں اور ترجمہ غلط کروں۔ تو فوراً ٹوک دیں۔

میری تقریر کا اثر

میں نے جب مشرقی صاحب کے تذکرہ کی عبارتیں پڑھ کر سنائیں۔ جن میں مشرقی صاحب باشندگان مغرب یعنی انگریز وغیرہ کو مسلمان - ایماندار - نیکوکار۔ جنت کے وارث بتاتے ہیں۔ اور مسلمانوں کو گمراہ - بے ایمان۔جہنم کا مستحق ٹھہراتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔ کہ اسلام کی بنیاد پانچ رکنوں یعنی کلمہ شہادت - نماز روزہ۔حج اور زکواۃ پر نہیں ہے۔ بلکہ اسلام کی بنیاد دس اصولوں پر ہے جنہیں مشرقی صاحب خود آگے بیان فرماتے ہیں۔اور اشارات میں فرماتے ہیں (ان سب چیزوں کے حوالے بعد میں درج ہیں۔ دیکھ لیں) کہ انگریز افسر جب دورہ پر جائے۔ تو خاکسار اُن کے لئے مرغیاں انڈے بہم پہنچائیں۔اُن کے گھوڑوں کی گھاس وغیرہ کا انتظام کیا جائے۔جب یہ سب چیزیں میں نے تذکرہ اور اشارات سے پیش کیں۔ اور پبلک سے سوال کیا۔ کہ تم ہی ایمان سے بتلاؤ۔ کہ کیا مشرقی صاحب کے یہ خیالات صحیح ہیں۔سب نے بیک آواز کہا۔ کہ یہ غلط ہیں۔ اور میں نے سوال کیا۔کیا علماءِ اسلام کے خیالات ٹھیک اور اسلام کے مطابق ہیں یا نہیں۔سب نے بیک آواز کہا۔ کہ بالکل ٹھیک ہیں۔ اور بفضلہ تعالیٰ ہر طرف سے

پٹھانوں کے منہ سے جزاک اللہ جزاک اللہ کی آوازیں آرہی تھیں اللّٰھم لک ومنک والیک ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

"اصلاح" مورخہ ۱۱ رجب ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۷ ستمبر ۱۹۳۷ء کے صفحہ ۷ پر ٭

پشاور میں پنجابی مولویوں کا جھوٹ

اِس عنوان کے ماتحت ایک شخص کا خط مشرقی صاحب نقل فرماتے ہیں۔ اور اُس کے بعد اپنا جواب تحریر فرماتے ہیں۔ راقم خط مشرقی صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ دست بستہ السلام علیکم۔ بعد از سلام واضح ہو۔ کہ آج ۵ ستمبر ۱۹۳۷ء سے وزیرستان کانفرنس منعقد ہوئی ہے۔ اور اس کانفرنس میں علماء ہند کثرت سے جمع ہوئے ہیں خصوصاً مولٰنا احمد سعید ناظم جمیعتہ العلماء ہند اور مولٰنا احمد علی صاحب اور مظہر علی اظہرؔ۔ اور مولٰنا خان میر ہلالی اور مولٰنا عبدالقیوم صاحب پوپلزئی اور دیگر علماء وزعماء کثیر جماعت سے شریک کانفرنس ہوئے۔ اور ۶ ستمبر کا دن گزار کر رات کے نو بجے کانفرنس کا چوتھا اجلاس شروع ہوا۔ جس میں پہلے ایک شاعر صاحب نے کچھ نظمیں پڑھیں۔ پھر جناب مظہر علی اظہرؔ نے نہایت جوشیلی اور اسلام کی حمایت میں تقریر کی۔ اس کے بعد

جناب مولوی احمد علی صاحب نے تقریر کی پہلے وزیرستان کے متعلق کچھ حالات کہے اور پھر آپ کی طرف رجوع ہوا اور کہا کہ ہم لوگوں کا جو عنایت اللہ مشرقی سے اختلاف ہے۔ اُن کی باتیں قابل توجہ ہیں۔ چنانچہ اُنہوں نے ایک کتاب اُٹھائی۔ اور کہا۔ کہ آپ لوگوں کو جناب مشرقی صاحب کا تذکرہ سنایا جاتا ہے۔ اور انہوں نے کتاب کھولی اور تذکرہ پڑھنا شروع کیا۔ اور تذکرہ میں جو انہوں نے کہا وہ یہ ہے۔ وہ عربی میں پڑھتے گئے۔ اور ساتھ ساتھ خود ہی اُس کا ترجمہ بھی کرتے رہے۔ وہ حسب ذیل ہے۔ کہا جناب مشرقی فرماتے ہیں۔ کہ مسلمان اِن پانچ بناؤں پر مسلمان نہیں ہوتا یعنی حج۔ روزہ۔ نماز۔ زکوٰۃ۔ کلمہ شہادت۔ انگریزوں میں یہ پانچ بنائیں موجود ہیں اِس واسطے مومن مسلمان نیکوکار اور ابرار وہی ہیں۔ . . . اور مشرقی صاحب میں آپ کو کہتا ہوں۔ کہ پشاور کے لوگوں میں علماء نے جھوٹا تذکرہ پڑھ کر یا سنا کر لوگوں کو ورغلانے کی سعی کی ہے۔

(ضروری نوٹ) راقم نے یہ لفظ ہرگز نہیں کہا تھا کہ انگریزوں میں یہ پانچ بنائیں موجود ہیں۔ یہ ناقل کی غلطی ہے بلکہ مشرقی صاحب کسی اور بنا پر انگریزوں کو مومن مسلمان کہتے ہیں۔ وہ آگے آتی ہے۔

اِس خط کا جواب دیتے ہوئے مشرقی صاحب لکھتے ہیں "مولوی نے دو سو برس سے اسلام پر جھوٹ بولا۔ خدا پر جھوٹ بولا۔ قرآن پر جھوٹ بولا۔ رسول پر جھوٹ بولا . . . . . اب اگر مولوی تذکرہ پر جھوٹ بولتا ہے یا جھوٹا تذکرہ پڑھتا ہے۔ تو کونسی تعجب کی بات ہے"

مندرجہ بالا اقتباسات کے پڑھنے سے غلط فہمی پیدا ہوتی ہے۔ کہ شاید میں نے کوئی فرضی عربی عبارت پڑھکر سنا دی۔ اور اُسے مشرقی صاحب کے تذکرہ کی طرف منسوب کیا۔

ذیل میں مشرقی صاحب کے تذکرہ کی اصل عبارت معہ ترجمہ نقل کی جاتی ہے۔ تاکہ قارئین کرام اندازہ لگا سکیں کہ مشرقی صاحب کا جواب کہاں تک درست ہے۔

نصاریٰ کے متعلق مشرقی صاحب کے عقائد معہ حوالہ تذکرہ

اِس زمانہ میں ایمان لانے والے اور عمل صالح کرنے والے نصاریٰ ہی ہیں۔ والمغربیون ھم الذین آمنو وعملوا الصٰلحٰت فی زماننا ھذا فیستخلفھم اللہ ولیستدر جکم من حیث لا تعلمون تذکرہ حصہ عربی صفحہ ۹ سطر ۱۱

ترجمہ:۔ اس زمانہ میں مغربی لوگ یعنی نصاریٰ ہی ایماندار اور عمل صالح کرنیوالے ہیں۔ اُنہیں کو اللہ تعالیٰ زمین میں

خلافتہ کا عہدہ عطا فرمائے گا۔ اور تمہیں (اے مسلمانو) ایسے طریقہ سے دوزخ میں لے جائیگا کہ تمہیں پتہ ہی نہیں لگیگا

نصاریٰ ہی عارف باللہ ہیں

والمغربیون العالمون الذین عرفوا ربھم بوساطۃ صحیفۃ الفطرۃ تذکرہ صفحہ ۴۳ سطر ۲ عربی +

ترجمہ :- اور مغربی لوگ یعنی نصاریٰ ہی عالم ہیں۔ جنہوں نے صحیفہ فطرت کے ذریعہ سے اپنے رب کو پہچانا ہے +

نصاریٰ ہی متخلق باخلاق اللہ ہیں

وانزلنا الحدید فیہ بأس شدید ومنافع للناس و لیعلم اللہ من ینصرہ ورسلہ بالغیب ان اللہ قوی عزیز افانتم امنتم بھذہ الآیۃ ام الکفار القویون المعززون وانتم تخلقتم باخلاق اللہ القوی العزیز ام النصاریٰ الوثنیون تذکرہ صفحہ ۳۴ سطر ۱۴ عربی

ترجمہ :- اور ہم نے لوہا نازل کیا۔ جس میں سخت لڑائی ہے۔ اور لوگوں کے لئے نفعے بھی ہیں۔ اور تاکہ اللہ تعالیٰ اس بات کو واضح کردیں۔ کہ کون شخص اسکی اور اسکے پیغمبروں کی غائبانہ مدد کرتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ زور والا غالب ہے۔ کیا تم (اے مسلمانو) اس آیت پر ایمان لائے ہو۔ یا وہ کافر جو طاقتور اور معزز ہیں۔ اور تم اللہ تعالیٰ قوی اور غالب

کے اخلاق سے متعلق ہو یا بت پرست نصاریٰ ہو

نصرانی ہی قرآن کی آیتوں کے موافق ہیں

اعدوا لهم ما استطعتم من قوة ومن رباط الخيل ترهبون به عدو الله وعدوكم وآخرين من دونهم لا تعلمونهم الله يعلمهم فكذب علماءكم بهذه الآية... والمغربيون كلهم صدقوا بهذه الآية بالعمل وآمنوا بها ما استطاعوا تذکرہ عربی صفحہ ۲۴۷ سطر ۱ تا ۵

ترجمہ:۔ اور جسقدر ممکن ہو سکے۔ دشمنوں کے لئے قوۃ تیار رکھو گھوڑے پالو۔ اِس قوۃ سے اللہ کے دشمن اور اپنے دشمن کو ڈراؤ۔ اور ان دشمنوں کے علاوہ دوسرے جنہیں تم نہیں جانتے اللہ تعالیٰ ہی اُنہیں جانتا ہے۔ اے مسلمانو۔ تمہارے علماء نے اِس آیت کو جھٹلایا۔ اور تمام مغربیون یعنی نصرانیوں نے اس آیت کی عملی تصدیق کی۔ اور جہاں تک ممکن ہو سکا اس پر ایمان لائے

نصاریٰ ہی اطاعۃ اللہ اور اطاعۃ الرسول کرنیوالے ہیں

یہی فلاح پانیوالے ہیں۔ اور یہی اللہ تعالیٰ کے مومن بندے ہیں

واطاعوا الله ورسوله فصاروا من المفلحين في الدنيا ولا شك انهم في الآخرة من عباده المؤمنين تذکرہ حصہ عربی صفحہ ۲۶ سطر ۱

ترجمہ :۔ نصاریٰ نے اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول کی فرمانبرداری کی اسلئے وُہ دنیا میں فلاح پانیوالے ہو گئے۔ اور اسمیں شک نہیں

کہ وُہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کے مومن بندوں میں سے ہونگے
نصاریٰ ہی عارف باللہ ہیں۔ نصاریٰ ہی خدا
کے قدردان ہیں۔ نصاریٰ ہی خدا کے عابد ہیں
نصاریٰ ہی خدا کے شکر گزار ہیں ۔

ولم یعرفوا اللہ مثل ما عرفوہ - ولم یقدروہ
مثل ما قدروہ فکیف لا یؤدی اللہ اجورھم
ویوفیھم حق عبادتھم فی الدنیا ویتم نعمتہ علیھم ان
کانوا شاکرین - تذکرہ عربی صفحہ ۴۶ سطر ۱۲
ترجمہ:- مسلمانوں کو خدا تعالیٰ کی ایسی معرفت حاصل نہیں ہوئی
جسطرح نصاریٰ کو حاصل ہوئی ہے اور مسلمانوں نے خدا تعالیٰ
کی ایسی قدر نہیں کی۔ جیسی نصاریٰ نے کی ہے - پھر کیوں نہ
اللہ تعالیٰ انکی مزدوریاں دیدے۔ اور دنیا میں عبادت کا حق
اداکرنے کے باعث کیوں نہ انہیں اجر دے۔ اور کیوں نہ
اپنی نعمت اُن پر پوری کرے۔ کیونکہ وہ شکر گزار ہیں ۔
خدا تعالیٰ نے ایمانداروں اور نیکوکاروں سے خلافت ارضی
کا جو وعدہ کیا تھا۔ وہ وعدہ نصاریٰ کی سلطنت سے
پورا ہو رہا ہے۔
وکیف لا یستخلف فی الارض الذین آمنوا باللہ بالحق
وعملوا الصالحات انہ شکور حلیم - تذکرہ حصہ عربی صفحہ ۴۶
سطر ۱۶ ترجمہ:- اور کسطرح خلیفہ نہ بنائے۔ زمین میں اُن لوگوں کو

جو اللہ تعالیٰ پر سچا ایمان لاتے ہیں۔ اور نیک کام کرتے ہیں
بے شک اللہ تعالیٰ شکر قبول کرنیوالا بردبار ہے۔

اکثر فرشتے نصاریٰ ہی کو سجدہ کرتے ہیں

فالملئکۃ اکثرھم یسجدون لھذا الفن م تذکرہ صفحہ ۱۳۱ سطر ۱ عربی ترجمہ:۔ اکثر فرشتے اسی قوم نصاریٰ ہی کو سجدہ کرتے ہیں
خدا تعالیٰ نے جب فرشتوں سے فرمایا تھا۔ کہ میں آدم کو پیدا کروں۔ تو اُسے سجدہ کریں۔ اس سے مراد نصاریٰ ہی تھے۔

وھم الذین قال فیھم ربھم للملئکۃ و فی رجال مثلھم انی خالق بشراً من طین فاذا سویتہ ونفخت فیہ من روحی فقعوا لہ سٰجدین فسجد الملئکۃ کلھم اجمعون تذکرہ حصہ عربی صفحہ ۱۳۲ سطر ۱۵

ترجمہ:۔ انہیں نصاریٰ اور ان جیسے دوسرے لوگوں کے حق میں ہی اللہ تعالےٰ نے فرشتوں سے فرمایا تھا بیشک میں مٹی سے آدمی پیدا کرنیوالا ہوں۔ جسوقت میں اُسے بنالوں اور اُس میں اپنی روح پھونک دوں۔ تو اُسکے سامنے سرسجود ہوکر گر جاؤ۔ تب فرشتوں نے ملکر سجدہ کیا۔

نصاریٰ کے متعلق فرمان خداوندی

نصاریٰ مشرک ہیں

وَاِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَ اُمِّیَ اِلٰـھَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ ؕ سورہ مائدہ رکوع عـ۱۶

ترجمہ:۔ (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم سے فرمائیگا۔ کیاتم نے لوگوں سے یہ کہا تھا۔ کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ تعالیٰ کے سوا دو خدا بنالو۔

لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ ثَالِثُ ثَلٰثَۃٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰہٍ اِلَّآ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ؕ الایۃ سورہ مائدہ رکوع عـ۱۰

ترجمہ:۔ البتہ تحقیق کافر ہیں۔ وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ تین میں سے تیسرا ہے۔ اور حالانکہ سوائے ایک خدا کے اور کوئی خدا نہیں ہے۔

نصاریٰ کافر ہیں

لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ ؕ الآیۃ۔ سورہ مائدہ رکوع عـ۳

ترجمہ:۔ البتہ تحقیق کافر ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ مسیح ابن مریم ہی ہے۔

نصاریٰ دین الٰہی کے مخالف ہیں۔ اور بارگاہ الٰہی سے سزا یافتہ ہیں۔ اور قیامت تک اسی سزا میں مبتلا رہینگے

وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ط وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۵ سورہ مائدہ رکوع ۳

ترجمہ:- جو لوگ نصاریٰ کہلاتے ہیں۔ اُن سے ہم نے (احکام الٰہی کی تعمیل کا) وعدہ لیا تھا۔ پھر انہوں نے اِن احکام الٰہیہ کو بھلا دیا۔ جن کے ساتھ نصیحت کئے گئے تھے۔ تب ہم نے اُن کے دلوں میں آپس میں دشمنی اور بغض قیامت تک ڈال دیا۔ اور عنقریب اُنہیں اللہ تعالیٰ بتلا دیگا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

نصاریٰ کے متعلق فیصلہ الٰہی

(۱) نصاریٰ مشرک ہیں۔ (۲) کافر ہیں۔ (۳) دین الٰہی کے مخالف ہیں۔ (۴) بارگاہ الٰہی سے سزا یافتہ مردود ہیں۔ (۵) قیامت تک عذاب الٰہی میں مبتلا رہینگے +

عنایت اللہ صاحب مشرقی کا فیصلہ

نصاریٰ ایماندار ہیں۔ نیکوکار ہیں۔ عارف باللہ ہیں۔ متخلق باخلاق اللہ ہیں۔ خدا تعالیٰ کے قدر دان ہیں خدا کے عابد ہیں۔ خدا کے شکر گذار ہیں۔ خلیفۃ اللہ فی الارض ہیں۔ فرشتے انہیں کو سجدہ کرتے ہیں۔ آدم

علیہ السلام کو جو سجدہ ہوا تھا۔ وہ در اصل نصرانیوں کو ہوُا تھا۔

مشرقی صاحب کو اپنے تذکرہ کی صداقت پر یقین

میں تذکرہ کی ایک سطر اور ایک حرف کو بھی دس سال کے مزید تجربے اور مطالعے اور مغربی اور اسلامی ملکوں میں ایک اور سفر کے باوجود بدلنا نہیں چاہتا۔ میں بھی ذرا بھر بدلا نہیں ہوں۔ اور نہ ایک انچ اس جگہ سے ہٹنا چاہتا ہوں جو دس برس پہلے اختیار کی تھی
اشارات صفحہ ۱۹ سطر ۱۲

مشرقی صاحب سے ایک سوال

جب نصاریٰ ہی اس زمانہ میں خدا پرستی کی تمام صفات سے متصف ہیں۔ تو آج تک آپ کیوں اس خدا پرست جماعت میں شامل نہیں ہوئے۔ اور آپنے کیوں انکے اعمال حیات کو اپنا طرۂ امتیاز نہیں بنایا۔ نصرانیوں کی خدا پرست جماعت کا شعار تو بیلچہ نہیں ہے۔ اسلئے آپ اس خدا پرست جماعت کے اسوۂ حسنہ کی مخالفت کر کے کیوں گناہ گار ہو رہے ہیں

مسلمانوں سے اپیل

اب مسلمان خود فیصلہ کر لیں۔ کہ خدا تعالیٰ کو سچا مانیں۔ اور اُس کے قرآن کے اعلانات کو صحیح جانیں۔ یا عنایت اللہ صاحب مشرقی کی حمایت کریں۔ اور اُنہیں سچا جانیں۔

علماء کرام کا فرض

علماء کرام کا یہ فرض ہے۔ کہ وُہ چونکہ دین الٰہی کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔ خدا کے نام پر اُنہیں روٹی ملتی ہے۔ کپڑا ملتا ہے۔ عزت ملتی ہے۔ اس لئے وُہ تو خدا لگتی ہی کہینگے۔ وُہ وہی بات کہینگے۔ جس سے خدا تعالیٰ راضی ہو۔

مشت نمونہ از خروار

عنایت اللہ صاحب مشرقی کے مذہبی خیالات کا جو نمونہ پیش کیا گیا ہے۔ یہ مشت نمونہ از خروار ہے اگر اُن کے عام خیالات جو قرآن پاک کی تعلیم کے خلاف ہیں۔ یکجا تحریر کئے جائیں۔ تو ایک ضخیم کتاب مرتب ہو جائے۔

گذشتہ صفحات میں مشرقی صاحب کے عقاید کا نمونہ

پیش کیا گیا ہے۔ اب اسلام کے عملی پروگرام نماز۔ روزہ ۔حج ۔ زکواۃ کے متعلق بھی اُن کے خیالات کا اندازہ لگا لیجئے۔

ارکان اسلام کے متعلق مشرقی صاحب کے خیالات

مابنی الاسلام علی ما انتم تزعمون وماکلمۃ الشہادۃ والصوم والصلوٰۃ والحج والزکوٰۃ التی تسمّونھا ارکان الاسلام... فلا واللہ ماھوالا انہٗ قد بنی الاسلام علی عشرۃ اصول (۱) التوحید فی العمل من دون القول (۲) وحدۃ الامۃ (۳) واطاعۃ اولی الامر منکم (۴) والجہاد بالمال مع الاعداء (۵) والجہاد بالسیف وبالانفس (۶) والھجرۃ الی البلاد وھجر کل ما یشغلکم عن السعی (۷) والاستقامۃ فی السعی مع التوکل فی النتائج (۸) ومکارم الاخلاق (۹) والعلم (۱۰) والایمان بالآخرۃ لو کنتم تعلمون تذکرہ حصہ عربی صفحہ ۵۵ سطر ۷ و ۱۵

ترجمہ :- اسلام کی بنیاد اِن چیزوں پر نہیں رکھی گئی۔جن پر تم خیال کرتے ہو۔ اور کلمہ شہادۃ نماز۔ اور روزہ حج اور زکوۃ ارکان اسلام نہیں ہیں.... خدا کی قسم ہے۔ اسلام کی بنیاد دس اصول پر رکھی گئی ہے (۱) قول کے سوا عمل میں وحدت پیدا کرنا (۲) اتحاد جماعۃ (۳) افسر کی اطاعت کرنا (۴) دشمنوں کے ساتھ مال سے جہاد کرنا (۵)

تلوار اور جانوںکے ساتھ جہاد کرنا (۶) شہروںکی طرف ہجرت کرنا اور کوشش کرنے سے جو چیز مانع ہو۔ اُس کا چھوڑ دینا (۷) سعی میں استقامت باوجود نتائج میں توکل رکھنے کے (۸) عمدہ اخلاق (۹) علم (۱۰) آخرۃ پر ایمان لانا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ارکانِ اسلام کیمتعلق

اِن الاسلام بنی علی خمس شهادة ان لا اله الله وان محمدًا عبده ورسوله واقام الصلوٰة وايتاء الذكوٰة وحج البيت وصوم رمضان اخرجه الخمسة والبوداؤد

ترجمہ:۔ پانچ چیزوں پر اسلام کی بنیاد قائم کی گئی ہے (۱) اس امر کی شہادت دینی کہ بجز خدا کے اور کوئی معبود برحق نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اُسکے بندے اور رسول ہیں۔ (۲) نماز کا پڑھنا (۳) زکوٰۃ دینا (۴) حج کرنا (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔

مسلمان خود فیصلہ کریں

برادرانِ اسلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ اسلام کی بنیاد پانچ ارکان پر ہے اور وہ کلمہ شہادۃ۔ نماز۔ روزہ۔ حج اور زکوٰۃ ہیں اور عنایت اللہ صاحب مشرقی فرماتے ہیں۔ کہ ان پانچ پر بنیاد نہیں ہے بلکہ وہ دوسرے دس ہیں۔ جو اوپر درج ہیں۔ اب مسلمان

خود فیصلہ کرلیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا مانیں ۔ یا مشرقی صاحب کو۔

تمام شیعہ اور سنی

دامنگیر اولیاء کرام ہوں یا متبعین ائمہ عظام سب دوزخی ہیں

شیعہ اور سنی۔ حنفی اور شافعی۔ مقلد اور غیر مقلد صوفی اور وہابی وغیرہ وغیرہ میرے نزدیک کچھ شے نہیں ۔ یہ سب جہنم کی تیاری ہے"۔ تذکرہ حصہ اردو صفحہ ۶ سطر ۱۷

" امت کے کسی موجودہ یا گذشتہ "قائد یا مدعی قیادت کو کسی پیر یا امام کو کسی بزرگ یا ولی کو کسی سجادہ نشین اور مرشد کو کسی مزار یا خانقاہ کو پیش نظر رکھکر ان کا اتباع کرنا . . . . شرک ہے ظلم عظیم ہے۔ اس دنیا میں موت کی تیاری ہے۔ آگے چلکر جہنم کی لکڑیاں بنتا ہے ان بیچاروں کو دوزخ کا ایندھن بنانا ہے"۔ تذکرہ حصہ اردو صفحہ ۱۱ سطر ۹۶ تا ۹

عیسائیوں کی اسلام سے دشمنی

"اس دور پر فتن میں دنیائے اسلام جن مصائب و آلام میں مبتلا ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ اور ان مصائب کا سب سے بڑا سبب عیسائیوں کی ریشہ دوانیاں ہیں۔

نصاریٰ کی دوستی کے متعلق خدا کا فیصلہ

خدا تعالیٰ چونکہ عالم الغیب والشہادہ ہے۔ اُسے نصاریٰ کی ذہنی خباثتوں کا پورا علم ہے۔ اِسی بنا پر اُس نے مسلمانوں کو قرآن مجید میں اِن سے دوستی رکھنے کی سخت ممانعت کر دی ہے۔ یہاں تک سختی سے کام لیا ہے کہ اگر تم نے اُن سے دوستی رکھی۔ تو تمہیں بھی ایسا ہی اپنا نافرمان خیال کرونگا۔

مندرجہ ذیل آیات ملاحظہ ہوں:۔

(۱) اے مسلمانو نصاریٰ کو اپنا دوست مت بناؤ۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَھُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓی اَوْلِیَآءَ م بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ط وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ مِّنْکُمْ فَاِنَّہٗ مِنْھُمْ ط اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۵ ترجمہ: اے ایمان والو مت پکڑو یہود اور نصاریٰ کو رفیق وہی آپس میں رفیق ہیں ایک دوسرے کے۔ اور جو کوئی تم میں اُن سے رفاقت کرے۔ وہ اُنہی میں ہے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں ہدایت کرتا ظالموں کو (سورۂ مائدہ رکوع ۸)

(۲) اگر تم نے نصاریٰ کی فرمانبرداری کی تو تمہیں کافر بنا لوینگے

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِیْعُوْا فَرِیْقًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ یَرُدُّوْکُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ کٰفِرِیْنَ سورہ آل عمران رکوع ۱۱

ترجمہ:۔ اگر تم نے اہل کتاب (یہود نصاریٰ) کے کسی فریق کی ہی

اطاعت کی تو وہ تمہیں مومن ہو نیکے بعد کافر بنا دینگے۔

مشرقی صاحب کا عیسائیونکی دوستی کے متعلق فیصلہ

اشارات صفحہ ۱۱۲ سطر ۲

انگریزوں اور عیسائیوں کے بنگلوں پر جاکر بے خوف و خطر خدمت کے لئے درخواست کیجائے۔ انگریز ملاقات کے لئے باہر نکلے۔ تو بیلچے کو کندھے پر رکھ کر اور دائیں ہاتھ کو دھماکے سے بیلچے کے دست پر چٹخا کر فوجی سلام کیا جائے۔ کچھ پوچھے تو اسکا متانت اور ادب سے جواب ہو۔ جواب میں عاجزی نظر آئے۔ جناب کہکر خطاب ہو جب رخصت ہونا ہو تو فوج کے سپاہی کیطرح رخصت کا فوجی سلام ہو۔ الغرض انگریز کو ملک کا بادشاہ سمجھ کر اس سے شاہانہ اور فیاضانہ سلوک کیا جائے۔ یاد رکھا جائے کہ زمین کی بادشاہت دینے والا خدا ہے۔ جسکو مناسب سمجھتا ہے دیتا ہے۔ کسی خدمت کے لئے انگریز کہے۔ تو نہایت مستعد ہوکر اور خلوص سے کیجائے۔ حتی الوسع انگریزوں کے مجلسی آداب کا لحاظ کیا جائے۔ سالار عامل اتوار کے روز ان کے پاس نہ جائیں۔ یہ ان کے آرام کا دن ہے۔ لیڈیوں سے چند قدم دور رہ کر باتیں کی جائیں۔ ان کو جناب کہکر خطاب کریں۔ انگریزوں کی خدمتیں نہ بھی ہوں۔ تو بھی عاملوں کو اپنی خاکساری اور

دوستی کے اظہار کے لئے انگریزوں کے پاس ضرور جانا چاہیئے۔ اُن کے خانساموں اور بہروں کے گھرونکی خدمت نہایت خلوص سے ہو۔ انگریز افسر دورہ کرتے ہوئے کیمپ میں شہر سے باہر اُتریں۔ تو سالاروں کو ان کی خدمت کے لئے مقررہ وقت پر جانا چاہیئے۔ خانساموں کی وساطت سے اُن کے کھانے پینے کا سامان فراہم کریں۔ اُن کے لئے مرغیاں انڈے مناسب داموں پر پیدا کریں۔ پانی کا سامان فراہم کریں۔ خیموں کو گاڑنے یا اُکھیڑنے میں مدد دیں۔ اُن کے گھوڑونکی خدمت کریں گھوڑوں کے لئے گھاس سستے نرخ پر پیدا کریں۔ خدمت کے بعد صاحب سے بیخطر خود ملیں

اپیل

مسلمان خود فیصلہ کرلیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے ارشادات کو سچا جانیں۔ یا مشرقی صاحب کے حکم کو مانیں۔

اللھم اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین

یہی وہ اسباب ہیں۔ جنکی بنا پر علماء کرام عنایت اللہ صاحب مشرقی کے خلاف ہیں اور مشرقی صاحب اُن سے ناراض ہیں۔ اور انہیں اپنے اخبار اصلاح یا اپنی تقریروں میں کوستے رہتے ہیں۔

تذکرہ سے اتفاق نہیں اور تنظیم مسلم سے اختلاف نہیں

عنایت اللہ صاحب مشرقی کے تذکرہ کی تعلیم سے کسی مسلمان کو اتفاق نہیں ہو سکتا جو قرآن پاک اور سنت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ و السلام کا سمجھنے والا ہو۔ مشرقی صاحب کے نزدیک جسے "زمین کی وراثت" حاصل ہے وہ "صالح" ہے۔ اگرچہ وہ ابراہیم کے مقابلہ میں نمرود ہی کیوں نہ ہو جو غالب اور بالا دست ہے وہی "مومن" ہے اگرچہ وہ مسیح کے مقابلہ میں بت پرست رومی فرمانروا ہی کیوں نہ ہو اور میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ مشرقی صاحب کے ان خیالات سے خاکساروں کی جماعت میں سے بھی فی ہزار شاید ایک دو اتفاق رکھتے ہوں ورنہ خاکساروں کی جماعت میں اکثر مسلمانوں کی شمولیت محض اس بنا پر ہے۔ کہ مسلمان اپنی تنظیم کی بے حد ضرورت محسوس کر رہا ہے۔ اور وہ اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھتا ہے کہ منظم جماعتیں ہندوستان میں اپنے حقوق تنظیم کے زور سے حکومتوں سے لے رہی ہیں ایک مسلمان ہے۔ باوجود کروڑ ہا کی تعداد کے خوار و ذلیل ہے۔ اور اسکی آواز کی کوئی قدر نہیں کرتا۔ اور اسکے حقوق مال غنیمت کی طرح غصب کئے جا رہے ہیں۔ حالانکہ مسلمان میں دوسری قوموں سے بڑھکر قربانی کا جذبہ موجود ہے مسلمان نہتہ ہونیکے باوجود بندوقوں اور سنگینوں کے سامنے سینہ سپر ہونیکا عادی ہے۔ گورنمنٹ کی طاغوتی طاقتوں کا ہر طرح مقابلہ کرنیکی صلاحیت

رکھتا ہے۔ تحریک خلافت۔ کشمیر ایجیٹیشن پشاور کا قصہ خوانی بازار۔ اُسکی غیرت حریت اور جانبازانہ اقدامات کے شاہد عدل ہیں۔ باوجود اِن تمام استعدادوں کے پھر مسلمان کیوں ذلیل و خوار ہے۔ محض اسلئے کہ وہ غیر منظم ہے۔ یہ بالکل ٹھیک ہے۔ کہ مسلمان جب تک منظم نہیں ہوگا۔ نہ اپنے حقوق کی حفاظت کر سکتا ہے۔ نہ اُسکی کوئی قدر ہو سکتی ہے +

خاکساروں کی خدمت میں ضروری عرضداشت

میرے معزز خاکسار بھائیو۔ مجھے آپ کی سپاہیانہ وردی پسند آتی ہے۔ آپ کی پریڈ محبوب ہے۔ خدمت خلق کا جذبہ بہت ہی پیارا ہے۔ آپ کی ذات سے کوئی اختلاف نہیں ہے۔ بفضلہ تعالیٰ آپ مسلمان ہیں درد دل رکھتے ہیں۔ اسلام کی سرفرازی کے خواہاں ہیں فقط ایک چیز اِس سلسلے میں قابل اعتراض ہے۔ اور وُہ عنایت اللہ صاحب مشرقی کی امارت ایسا شخص جس کے خیالات قرآن پاک کے خلاف ہوں۔ اِس قابل ہرگز نہیں ہے۔ کہ اُسے مسلمانوں کا امیر بنایا جائے مسلمانوں کے امیر کے لئے کتاب و سنت کا عالم باعمل ہونا ضروری ہے۔ اِسکے علاوہ متین۔ متحمل مزاج ہونا بھی لازمی ہے۔ ہر مصلح کے لئے خواہ مسلم ہو یا غیر مسلم ضبط نفس۔ متانت اور تحمل ضروری چیز ہیں

ہیں۔ ہندوؤں میں بھی مصلح موجود ہیں۔ انکی تحریریں اُٹھا کر بھی دیکھئے۔ اور مشرقی صاحب کی بھی۔ کیا انکی تحریروں میں بھی اپنی قوم اور اُسکے رہنماؤں پر ایسے رکیک حملے ہوتے ہیں۔ اور کیا وہ بھی اپنی قوم کی اسی طرح توہین و تذلیل کرتے ہیں۔

برادرانِ محترم بڑا وہ ہے۔ جس کا سینہ بڑا ہو گالیاں دینے سے تو آدمی بڑا نہیں بن جاتا اور نہ قوم کی اصلاح ہوتی ہے۔

کیا مشرقی صاحب کے وجود اور اسکی تحریک خاکساران سے پہلے اسلام برباد ہو چکا تھا۔ اب مشرقی صاحب نئے سرے سے زندہ کرنا چاہتے ہیں کیا قرآن مجید میں جو حفاظت کا وعدہ کیا گیا تھا وہ پورا نہیں ہوتا رہا۔ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہٗ لحفظون ترجمہ:۔ ہم نے اس قرآن کو نازل فرمایا ہے۔ اور ہم اسکی حفاظت کرنے والے ہیں پھر وہ کونسی جماعت ہے۔ جس نے آج تک اسلام کی حفاظت کی ہے۔ سوائے علماء کرام اور صوفیائے عظام کے اور کوئی جماعت ہے؟ ہاں یہ ہم ملنتے ہیں۔ کہ ہر جماعت میں افراد اچھے بھی ہوتے ہیں اور بُرے بھی مشرقی صاحب کو چاہیئے کہ اچھے علماء کرام کا ساتھ دیں۔ اور بُرے لوگوں سے بیشک بچیں اور بچائیں۔ موجودہ رویہ ان کا یقیناً غلط ہے

اگر اہل حق علماء کرام کو اپنے ساتھ ملا لیں۔ اور اپنے حال اور قال کی اصلاح اسوۂ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر کر لیں۔ اور کسی مقتدر اور مستند عالم کو اس تحریک کا رہنما بنا دیں۔ اور خود بحیثیت ایک مشیر کے کام میں شریک رہیں۔ تو چند روز کے اندر دیکھئے کہ کس طرح تنظیم ہو سکتی ہے۔ اور کیا نتائج و فوائد مرتب ہو سکتے ہیں۔ وما علینا الا البلاغ

دعا

اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں۔ کہ مشرقی صاحب کے غصہ کو ٹھنڈا کر دے۔ اور انہیں ٹھنڈے دل سے اہل حق علماء کی باتوں کے سننے کی توفیق عطا فرمائے میں یہ ہرگز نہیں کہتا کہ وہ اسلام کی دانستہ مخالفت کر رہے ہیں۔ لیکن یہ ضرور کہونگا۔ کہ جن خیالات کا اظہار انہوں نے تذکرہ میں کیا ہے۔ وہ یقیناً اسلام کے خلاف ہیں۔ وما علینا الا البلاغ

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

ضروری اطلاع۔ انجمن خدام الدین کی طرف سے اس وقت تک مختلف مضامین کے ۳۰ رسائل [illegible] ہزاروں کی تعداد میں شائع ہو چکے ہیں ان میں سے [illegible] رسالے ایسے ہیں جن کی کچھ قیمت ہے باقی تمام مفت ہیں یہ رسائل دفتر انجمن سے مقامی حضرات کو مفت مل سکتے ہیں اور بیرونی حضرات ایک رسالہ کیلئے ایک آنہ کا ٹکٹ برائے ڈاک محصول بھیج کر مفت منگا سکتے ہیں مفصل معلومات کیلئے فہرست طلب فرمائیے + ناظم شعبہ تالیف اشاعت انجمن خدام الدین لاہور